احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 9

منگل 26 فروری 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 26 فروری 2013ء 15 ربیع الثانی 1434 ہجری 26 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 46

کئی روشن سورج چمکتے ہیں

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رفیق حضرت مسیح موعود ایک بلند پایہ اور باکمال ولی اللہ تھے۔ آپ اپنا ایک کشف اس طرح بیان فرماتے ہیں:۔

ایک دن میں بیت احمدیہ پشاور میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پاس مکرمی میاں شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھ پر اچانک کشفی حالت طاری ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تشریف لائے ہیں۔ آپ کا دل مجھے سامنے نظر آرہا ہے۔ جس میں کئی روشن سورج چمک رہے ہیں۔ جن کی چمک اور روشنی بڑے زور کے ساتھ ہمارے اوپر پڑ رہی ہے۔ آپ کے دل کے سامنے میرا دل ہے جس میں بلب کی روشنی کے برابر روشنی نظر آتی ہے۔ (حیات قدسی جلد 4 ص 32)

حضرت مصلح موعود کے خداداد علم و فراست کا بیان۔ قبولیت دعا ، خدا پر کامل یقین کا پُرمعارف تذکرہ

جب تک مضطر ہوکر دعائیں نہ کی جائیں اس وقت تک قبول نہیں ہوتیں

اگر ہم حضرت مصلح موعود کی کتابیں پڑھیں تو تبھی ہم آپ کی علمی وسعت کا اندازہ کرسکتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 فروری 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 فروری 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعود کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ طاقتوں، قوتوں اور صلاحیتوں کا تذکرہ فرمایا نیز حضرت مصلح موعود کے ایک خطبہ جمعہ سے چند جھلکیاں پیش فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کو خداداد علم، ذہانت اور فراست عطا فرمائی تھی۔ آپ کی تحریرات اور تقریریں علم وعرفان سے بھری ہوئی ہیں۔ آپ کی کتب، تقریریں اور مضامین انوار العلوم کے نام سے اب تک 23 جلدوں میں شائع ہوچکے ہیں اور ہر جلد 600 سے اوپر صفحات پر مشتمل ہے۔ مزید بھی انشاء اللہ چھپیں گی۔ اسی طرح آپ کے خطبات جمعہ کی 24 جلدیں شائع ہوچکی ہیں اور ہر جلد 600 سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی بھی ابھی مزید جلدیں چھپیں گی۔ فضل عمر فاؤنڈیشن آپ کی تقاریر اور مضامین وغیرہ کے ترجمے بھی مختلف زبانوں میں کروارہی ہے۔ بہرحال ایک خزانہ ہے جو آپ نے اپنی زندگی اور 52 سالہ دور خلافت میں جماعت کو دیا۔ اگر ہم یہ مجموعے اور خزانے پڑھیں تو تبھی ہم آپ کی علمی وسعت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے والی پیشگوئی کا اندازہ کرسکتے ہیں اور اپنے علم میں اضافہ بھی کرسکتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود کا خطبہ جمعہ فرمودہ 10 / اپریل 1942ء آپ ہی کے الفاظ میں مختصراً پیش فرمایا جو کہ دعا کے طریق اور خدا تعالیٰ پر یقین کہ وہی تمام قدرتوں کا مالک ہے اور جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، کے مضمون پر مشتمل ہے۔ اس خطبہ میں دعا کی طرف توجہ اور تحریک دلائی گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ضروری ہے کہ دعا پر یقین اور ایمان پیدا ہو۔ بغیر یقین کے دعا قبول نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ مضطر کی دعا سنتا ہے۔ مضطر کی تعریف میں بتایا کہ مضطر وہ ہے جو ہر طرف آگ دیکھتا ہے، صرف ایک جہت اس کے سامنے خدا تعالیٰ والی باقی رہ جاتی ہے۔ مضطر کے مضمون میں یقین کا پایا جانا ضروری ہے۔ مضطر کے لئے ضروری ہے کہ اسے یقین ہو کہ سوائے خدا تعالیٰ کے میرے لئے اور کوئی پناہ کی جگہ نہیں۔ اس خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعود نے مضطر کی مختلف ضرورتوں اور حالتوں کا ذکر کرتے ہوئے مثالیں اور واقعات بھی بیان فرمائے ہیں۔ حضرت مصلح موعود مضطر کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ جب تک انسان کے اندر یہ یقین پیدا نہ ہو کہ ہر قسم کے اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے اس وقت تک وہ مضطر نہیں کہلا سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے والوں کو اپنے فضل سے طاقت اور قوت بخشی تھی۔ ان میں جرأت و بہادری پیدا کی اور دین اور محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت اور غیرت ان میں بھردی تھی۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے خطبہ جمعہ سے آنحضرت ﷺ کے دور کے چند واقعات بیان فرمائے۔ جن میں صحابہ کرامؓ کے جذبہ ایمان اور خدا اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کا پتہ چلتا ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے زمانے کے بھی بعض واقعات بیان فرمائے جن میں آپ کے ماننے والوں کی مضبوطی ایمان اور یقین نظر آتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے سب کچھ آتا ہے۔ انسانی طاقت کچھ نہیں کرسکتی۔ اس لئے یاد رکھو دعائیں جب تک مضطر ہو کر نہ کی جائیں اس وقت تک قبول نہیں ہوتیں۔ دلوں کی تبدیلی اور جذبات کی تبدیلی کسی انسان کے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہی انسانوں کے دلوں اور ان کے نہاں در نہاں جذبات کو بھی بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔ پس جب تک چاروں طرف سے مایوس ہوکر اور خدا پر کامل ایمان رکھ کر دعا نہ کی جائے اس وقت تک دعا قبول نہیں ہوتی مگر جب انسان مضطر کی پوری حالت اپنے پر طاری کرلیتا ہے تو اس کی دعا خدا کے عرش پر ضرور پہنچتی ہے اور قبول ہوکر رہتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس آج بھی اگر ہم نے حالات کو بدلنا ہے تو تمام طاقتوں کے مالک خدا کے آگے جھکنا ہوگا۔ تمام قسم کی مدد اسی سے مل سکتی ہے۔ دلوں کو پھیرنے والا وہی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم ایسی دعائیں کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے آخر پر مکرم عظیم صاحب آف یوکے کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا۔

معاہدات لکھنے کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت کے لیے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو‘ اب یہ دیکھیں کتنا خوبصورت حکم ہے، بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں بڑا اعتبار ہے، کیا ضرورت ہے لکھنے کی، ہم تو بھائی بھائی کی طرح ہیں۔ لکھنے کا مطلب تو یہ ہے کہ بے اعتباری ہے اس طرح سے تو ہمارے اندر دُوری پیدا ہوگی اور ہمارے اندر رنجشیں بڑھیں گی اور ہمارے آپس کے تعلقات خراب ہوں گے۔ تو یاد رکھیں کہ اگر تعلقات خراب ہوتے ہیں اور اگر تعلقات خراب ہوں گے تو تب ہوں گے جب قرآن کریم کے حکم کی خلاف ورزی کریں گے نہ کہ قرآن کریم پر عمل کرنے سے۔“

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 565)

نمایاں کامیابی

مکرم محمد یعقوب صاحب زعیم مجلس انصاراللہ ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم تصور اقبال صاحب لیکچرار ناصر ہائیر سیکنڈری سکول نے 2010ء میں ایم ایس سی Stat میں سرگودھا یونیورسٹی میں خدا کے فضل وکرم سے سیکنڈ پوزیشن حاصل کی تھی۔ مورخہ 20 فروری 2013ء کو سرگودھا یونیورسٹی میں تقریب تقسیم انعامات کے موقع پر مکرم تصور اقبال صاحب کو سلور میڈل اور بیس ہزار روپے نقد انعام دیا گیا‘ یہ انعام وائس چانسلر سرگودھا یونیورسٹی نے دیا۔ موصوف مکرم چوہدری خادم حسین صاحب مرحوم عمر آباد مجوکہ ضلع خوشاب کے پوتے ہیں۔ احباب سے موصوف کی صحت وسلامتی والی درازی عمر اور مزید کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے رؤیا و کشوف پر مشتمل ان کی بعض ایمان افروز روایات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی اولادوں کو بھی وفا کے ساتھ جماعت سے منسلک رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو بھی اپنے ایمان اور یقین میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے

جلسہ سالانہ قادیان کے کامیاب و بابرکت انعقاد اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کو بالخصوص جماعت کی ترقی اور امت کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

مکرم پروفیسر بشیر احمد چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری سراج دین صاحب (لاہور)، مکرم بابر علی صاحب معلم سلسلہ (انڈیا) اور مکرمہ روبینہ نصرت ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ظفر احمد صاحب شہید (لاہور) کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 دسمبر 2012ء بمطابق 28 فتح 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اس وقت مَیں نے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے (رفقاء) حضرت مسیح موعود کی وہ روایات لی ہیں جو اُن کے رؤیا و کشوف کے بارے میں ہیں۔

پہلی روایت حضرت محمد فاضل صاحب کی ہے۔ یہ کچھ دیر قادیان رہنے کے لئے آئے۔ قادیان حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہے تو (وہاں کے) جو مختلف واقعات تھے، ان کی ایک روایت پیچھے چلتی آرہی ہے۔ اُس کے بعد آگے بیان کرتے ہیں کہ پانچ چھ روز کے بعد میں رخصت ہو کر واپس آ گیا (یعنی قادیان سے واپس چلے گئے)۔ واپس اپنے گھر آ کر، اپنے علاقے میں آ کر میں نے (دعوت الی اللہ) شروع کر دی۔ سب سے پہلے مَیں اپنے استاد صاحب کے پاس بغرض (دعوت الی اللہ) پہنچا۔ رات کے وقت اُن کو اور (اُن کے ساتھی تھے) میاں لال دین صاحب آرائیں، جو وہاں کے باشندے تھے، اُنہیں (دعوت الی اللہ) کی۔ کہتے ہیں اُسی رات جب میں نماز پڑھ کر سویا تو خواب میں حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ آپ کی کمر میں ایک کمر بند باندھا ہوا تھا اور نہایت چستی سے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بڑی تیزی سے مجھے ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ مدینہ شریف میں .... جہاں بیوت مبارک تھے، (جہاں اُن کے گھر تھے، وہاں انہوں نے یعنی حضرت مسیح موعود نے) کھڑا کر دیا اور (پھر کہتے ہیں کہ خواب میں مجھے) آپ نظر نہیں آئے اور میں اُن مکانات کو جو خام تھے (کچے مکان تھے) اور شمار میں نو (9) ہیں۔ دیکھ کر کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم مبارک ان گھروں میں رہتے تھے اور اُن کے شمالی سمت میں ایک خام (مسجد) ہے۔ خواب میں مَیں کہتا ہوں کہ یہ مسجد نبوی ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ صبح کو مَیں نے مولوی صاحب کو یہ خواب سنایا (یعنی اپنے استاد کو) اور ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' اُن کی خدمت میں پیش کی اور (وہاں سے آ گیا، اُن سے) رخصت ہوا۔ پندرہ روز کے بعد مولوی صاحب نے یہ کتاب پڑھی، قادیان روانہ ہوئے اور بیعت کر کے واپس آئے۔ اسی طرح میاں لال دین بھی بیعت میں داخل ہو گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود۔ غیر مطبوعہ۔ جلد 7 صفحہ 234-235۔ از روایت حضرت محمد فاضل صاحب)

حضرت نظام الدین صاحب، انہوں نے 1890ء یا 91ء میں بیعت کی تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کو بیعت سے بہت پہلے 1883ء۔1884ء میں دیکھ لیا تھا۔ کہتے ہیں ''مَیں ابھی بیعت میں داخل نہیں ہوا۔ نمازِ عصر (بیت) مبارک سے پڑھ کر پرانی سیڑھیوں سے جب نیچے اترا تو ابھی سقفی ڈیوڑھی میں تھا (یعنی وہ ڈیوڑھی جس پر covered area تھا) کہ دو آدمی بڑے معزز سفید پوش جوان قد والے ملے۔ (یہ قادیان گئے ہوئے تھے) جو مجھے سوال کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا پتہ مہربانی کر کے بتلائیں کہ کہاں ہیں؟ ہم بہت دور دراز سے سفر کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ مَیں نے کہا آؤ مَیں بتلا دوں۔ انہوں نے کہا نہیں آپ ہمارے پیچھے ہو جائیں۔ اوپر ہیں تو ہم پہچانیں گے۔ تب میں اُن کے پیچھے ہو لیا۔ وہ میرے آگے آگے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے چلے گئے۔ آگے اجلاس لگا ہوا تھا۔ (یعنی حضرت مسیح موعود کی مجلس تھی۔) اور حضور دستارِ مبارک سر سے اتارے ہوئے بے تکلف حالت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جاتے ہوئے اُن میں سے ایک شخص نے حضور کو جاتے ہی پوچھا کہ آپ کا نام غلام احمد ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ''ہاں''۔ پھر اُس نے کہا کہ آپ کا دعویٰ مسیح موعود کا ہے؟ حضور نے فرمایا۔ ''ہاں''۔ تو پھر اُس نے کہا کہ پہلے آپ کو السلام علیکم جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا .... تب میرے دل نے سخت لرزہ کھایا اور دعا (بیت) اقصیٰ میں بہت زاری سے کی۔ اللہ کے صدقے، اللہ تعالیٰ کے قربان، کیسے جلدی اُس نے میرے آقا کی دعا سے اس عاجز گناہگار کو اُٹھایا ہے۔ اسی رات سے بشارتیں اعلیٰ سے اعلیٰ ہونی شروع ہو گئیں۔ (جب مَیں نے دعا کی۔) تمام خوابوں کے لئے تو میدانِ کاغذ کی ضرورت ہے (اتنی خوابیں ہیں کہ انتہا کوئی نہیں) صرف ایک آخری خواب جس نے میرے جیسے عاصی گناہگار کو شرف بیعت حاصل کرنے کی بخشی، جس کا (ذکر) درج ذیل کرتا ہوں۔ کہتے ہیں خواب میں دیکھا کہ ایک دریا شرق سے غرب کو جا رہا ہے جس کی چوڑائی تقریباً ایک میل کی ہو گی۔ پانی بہت مصفّٰی ہے جیسے کسی نے شعر کہا ہے ؎

مصفّٰی ہمچو از خلوت نشیناں　　مصفّٰی ہمچو چشم نیز بیناں

یعنی ایسا صاف جیسے ایک صاف نظر دیکھنے والی آنکھ ہے، جیسے صاف دل ایسا شخص جو خلوت میں ہو، علیحدگی میں ہو، الگ پاک سوچ رکھنے والا ہو، وہ بیٹھا ہوتا ہے۔ یہ تشبیہ انہوں نے دی ہے۔ بہرحال کہتے ہیں بہت صاف پانی تھا، کوئی شئے اُس میں خوفناک نہیں ہے اور میں بڑی خوشی سے تیر رہا ہوں۔ جب مولوی عبداللہ کشمیری جو اُس وقت تک (میرا خیال ہے اس وقت تک) احمدی نہیں تھا

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

اُس نے بہت دور کنارے جنوب سے بلند آواز سے کہا۔ اے منشی جی، اے بابو جی! کیا آپ نہا رہے ہیں؟ ذرا دل کی جگہ تو دیکھو جو بالکل خشک ہے۔ کہتے ہیں مَیں نہا رہا تھا۔ آواز آئی کہ دل کو دیکھو باوجود پانی میں تیرنے کے بالکل خشک ہے۔ تب میں اُسی عالم میں اچھل کر دیکھتا ہوں تو واقعی میرے دل کی جگہ بالکل خشک ہے۔ اچھلتا ہوں اور پانی ہاتھوں میں بھر کے دل کی جگہ ڈال رہا ہوں، مگر خشک۔ مَیں کہتا ہوں مولوی عبداللہ! یہ کیا بات ہے؟ اُس نے جواب دیا۔ مشرق کو منہ کر کے دیکھو کیونکہ میں مغرب کی طرف جا رہا تھا۔ مشرق کی طرف جب منہ کر کے دیکھا تو اُدھر ایک بڑا عظیم الشان پُل دریا پر ہے اور اُس پُل کے اوپر مرزا صاحب کے گھر ہیں۔ مَیں نے کہا میں اس طرف نہیں جاؤں گا کیونکہ مرزا کے گھر ہیں۔ پھر مولوی عبداللہ نے کہا کہ جاؤ تو سہی۔ پھر جواب دیا کہ مَیں اُس طرف نہیں جاؤں گا۔ پھر مولوی عبداللہ روئے اور بلند آواز سے کہا کہ جاؤ تو سہی۔ تب اللہ تعالیٰ کے صدقے قربان، میں تیرتا ہوا پُل سے پار کی طرف شرق (یعنی مشرق کی طرف) چلا گیا۔ اُس طرف نکلا تو کنارہ گھاس والا پانی کے برابر ملا۔ محنت کر کے گھاس والے کنارے پر کھڑا ہو کر تمام بدن سے پانی نچوڑ رہا ہوں (خواب میں دیکھتے ہیں) مگر دل کا پانی جو خشک جگہ دل کی تھی (یعنی پہلے جب دریا میں نہا رہے تھے تو دل خشک تھا لیکن جب یہاں کھڑے ہو کر جسم سے پانی نچوڑنا شروع کیا تو کہتے ہیں کہ جو خشک جگہ دل کی تھی) وہاں سے اتنا پانی جاری ہے جو ایک چشمے کی طرح جاری ہے، خشک ہونے تک نہیں آتا۔ آنکھ کھل گئی اور اُسی دن بیعت کر لی اور ٹھنڈ پڑ گئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 189 تا 191۔ از روایات حضرت نظام الدین صاحب)

حضرت خیر دین صاحب ولد مستقیم صاحب، جنہوں نے 1906ء میں بیعت کی فرماتے ہیں کہ مَیں نے (اپنے ایک خواب کا پہلے ذکر کیا اُس کے بعد کہتے ہیں) ایک اور یہ خواب دیکھا کہ آپ نے جمعہ عید کی طرح پڑھایا ہے (یعنی حضرت مسیح موعود نے جمعہ عید کی طرح پڑھایا ہے) خطبہ کرنے کے لئے ایک کمرہ ہے۔ قرآنِ شریف پکڑ کر آپ اُس کے اندر تشریف لے گئے۔ وہ کمرہ (بیت) کے داہنے کونے میں ہے۔ آپ کے پیچھے چار سکھ بھی، جن کے کپڑے میلے کچیلے ہیں اور اُن کے پاس کوئی ہتھیار بھی معلوم ہوتا تھا مگر ظاہراً نظر نہیں آتا تھا، اندر داخل ہو گئے۔ اُس وقت میرے دل میں یہ بات گزری کہ یہ شاید حضرت اقدس پر حملہ کریں گے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کرسی پر بیٹھے ہوئے میز پر قرآنِ شریف رکھ کر پڑھ رہے ہیں اور وہ چار سکھ پاس بیٹھ کر قرآنِ شریف سن رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ باہر نکلے۔ اُس وقت اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ وہ اپنی آنکھوں کو پونچھتے آتے تھے۔ مجھے اُس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُن پر بہت رقت طاری ہو گئی ہے اور یہ مرید بن گئے۔ وہ روتے بھی ہیں اور پنجابی میں یہ الفاظ بھی کہتے ہیں کہ ''چندہ ایویں تے نئیں ناں منگدا''۔ گویا کہ وہ معتقد ہو گئے ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 161۔ از روایات حضرت خیر دین صاحب)

حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر جنہوں نے 1901ء میں بیعت کی تھی بیان کرتے ہیں کہ 1902ء میں حضور کی کسی ایک تحریر کے اندر ''میری نبوت'' اور ''میری رسالت'' کے الفاظ تھے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود کی کوئی تحریر انہوں نے پڑھی جس میں یہ لکھا ہوا تھا، یہ الفاظ تھے کہ ''میری نبوت'' اور ''میری رسالت'') کہتے ہیں اس کو دیکھ کر میری طبیعت میں قبض پیدا ہوئی (کہ یہ نبوت اور رسالت کو اس طرح واضح طور پر کیوں لکھا ہوا ہے؟) کہتے ہیں پھر مَیں نے کسی سے دو تین روز تک بات نہیں کی۔ آخر تیسرے دن مجھے الہاماً بتایا گیا کہ ''لَارَیْبَ فِیْہِ''۔ اب اس کے بعد (کہتے ہیں کہ اس الہام کے بعد) مَیں اودھ میں ملازمت کے سلسلے میں چلا گیا اور مطالعہ کا موقع ملا۔ اور خدا کے فضل سے علم میں اضافہ ہو کر وہ وقت آ گیا جب اللہ تعالیٰ قادیان لے آیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود جلد رجسٹر نمبر 11 صفحہ 256 از روایات حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر)

.........حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بیان کرتے ہیں (ان کی بیعت 1903ء کی ہے۔ یہ حضرت اُمّ طاہر کے بھائی تھے) کہ میری عمر سات آٹھ سال کی ہوگی، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ گھر میں اس بات کا تذکرہ ہوا (یعنی اُس زمانے میں سات آٹھ سال کے بچے کی بھی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا تھا۔) کہتے ہیں گھر میں اس بات کا تذکرہ ہوا کہ کسی شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ کہ اس نے یہ خواب دیکھا ہے کہ کچھ فرشتے ہیں جو کالے کالے پودے لگا رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ طاعون کے پودے ہیں اور دنیا میں طاعون پھیلے گی اور یہ کہ میری آمد کی بھی یہ نشانی ہے۔ اس وقت ہم تحصیل رعیہ میں تھے۔ والد صاحب وہاں شفا خانے کے انچارج ڈاکٹر تھے۔ اسی عرصے کی بات ہے کہ مَیں نے ایک خواب دیکھا کہ کسی نے گھر میں آ کر اطلاع دی کہ نانا جان آ رہے ہیں۔ چنانچہ ہم باہر اُن کے استقبال کے لئے دوڑے۔ شفا خانے کی فصیل (یعنی ہسپتال کی دیوار) کے مشرق کی جانب کیا دیکھتا ہوں کہ بہلی میں نانا جان سوار ہیں، سبز عمامہ ہے اور بھاری چہرہ ہے۔ رنگ بھی گندمی اور سفید ہے اور داڑھی بھی سفید ہے۔ اور سورج نکلا ہوا ہے۔ مجھے فرماتے ہیں کہ میں آپ کو قرآن پڑھانے کے لئے آیا ہوں۔ اور انہی دنوں مَیں نے یہ خواب بھی دیکھا کہ رعیہ کی مسجد ہے اور اُس کے دروازے پر (کلمہ طیبہ) لکھا ہوا ہے لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے، اُس کے الفاظ مدھم تھے۔ امام الزمان آتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہوتے ہیں، (یہ نظارہ دیکھا کہ (کلمہ) لکھا ہے لیکن الفاظ مدھم ہیں۔ اُس کے بعد پھر نظارے میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود تشریف لاتے ہیں، مسجد میں داخل ہوتے ہیں) میں بھی ساتھ جاتا ہوں، مسجد کی صفیں ٹیڑھی ہیں۔ آپ ان صفوں کو درست کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں ہم اُس زمانے میں احمدی نہیں ہوئے تھے۔ اُس زمانے میں اس بات کا عام چرچا تھا کہ مسلمان برباد ہو چکے ہیں اور تیرھویں صدی کا آخر ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں حضرت امام مہدی تشریف لائیں گے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ بھی تشریف لائیں گے۔ (مسلمانوں میں جو عام تصور پایا جاتا تھا کہ عیسیٰ اور مہدی دو علیحدہ علیحدہ شخص ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس بات کا بڑا چرچا تھا۔) چنانچہ حضرت والدہ صاحبہ اُس مہدی اور عیسیٰ کی آمد کا ذکر بڑی خوشی سے کیا کرتی تھیں کہ وہ زمانہ قریب آ رہا ہے اور یہ بھی ذکر کیا کرتی تھیں کہ چاند گرہن اور سورج گرہن کا ہونا بھی حضرت مہدی کے زمانے کے لئے مخصوص تھا اور وہ ہو چکا ہے۔ آگے لکھتے ہیں ممکن ہے کہ یہ خوابیں اس بچپن میں شنیدہ باتوں کے اثر کے ماتحت خواب کی صورت نظر آتی ہوں لیکن واقعات یہ بتلاتے ہیں کہ وہ مہدی اور مسیح کے آنے کا عام چرچا اور یہ خوابیں جو بڑوں چھوٹوں کو اُس زمانے میں آیا کرتی تھیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی ہوا چلی تھی کہ بچوں اور بڑوں سب کو آیا کرتی تھیں۔) آنے والے واقعات کے لئے بطور آسمانی اطلاع کے تھیں۔ (چنانچہ یہ پورا خاندان حضرت سید ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کا احمدی ہوا اور اخلاص و وفا میں بڑی ترقی کی۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود۔ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 142-143 بقیہ روایات حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحب جن کا بیعت کا سن 1898ء کا ہے، فرماتے ہیں کہ حضور نے مجھے فرمایا کہ آپ حامد علی کے ساتھ مہمان خانے میں جائیں اور ظہر کے وقت مَیں پھر ملاقات کروں گا۔ (جب یہ وہاں پہنچے تو ان کو یہ کہا گیا) کہتے ہیں مَیں مہمان خانے چلا گیا وہاں کھانا آیا، ذرا آرام کیا۔ ظہر کی (نداء) ہوئی۔ مجھے پہلے ہی حامد علی صاحب نے فرمایا تھا کہ آپ پہلی صف میں جا کر بیٹھ جائیں۔ چنانچہ میں اُسی ہدایت کے ماتحت پہلی صف میں ہی قبل از وقت جا بیٹھا۔ حضور تشریف لائے، نماز پڑھی گئی۔ نماز کے بعد حضور میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ کب جانا چاہتے ہیں۔ مَیں نے کہا حضور! ایک دو روز ٹھہروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ کم از کم تین دن ٹھہرنا چاہئے۔ دوسرے روز ظہر کے وقت میں نے بیعت کے لئے عرض کی۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ابھی نہیں، کم از کم کچھ عرصہ یہاں ٹھہریں۔ ہمارے حالات سے آپ واقف ہوں۔ اس کے بعد بیعت کر لیں۔ مگر مجھے پہلی رات ہی مہمان خانے میں ایک رؤیا ہوئی جو یہ تھی۔ (اب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خواب کے ذریعہ سے رہنمائی ہو رہی ہے۔ یہ جو غیر احمدی کہتے ہیں ناں یا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بغیر سوچے سمجھے لوگ بیعت کر لیتے تھے اور حضرت مسیح موعود بھی بڑے آرام

سے بیعت لے لیا کرتے تھے۔ آپ تو ہر ایک کی حالت کے مطابق بیعت لیتے تھے جب تک یہ تسلی نہیں ہو جاتی تھی کہ اس شخص کی تسلی ہوگئی ہے۔ بہر حال کہتے ہیں میں نے ایک خواب دیکھی۔) میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک نور نازل ہوا اور وہ میرے ایک کان سے داخل ہوا اور دوسرے کان سے تمام جسم سے ہو کر نکلتا ہے۔ اور آسمان کی طرف جاتا ہے۔ (یعنی یوں ہو کر نکل نہیں گیا بلکہ یہ داخل ہو کے سارے جسم میں سے گزرا پھر دوسری طرف سے نکل گیا اور پھر آسمان کی طرف چلا جاتا ہے) اور پھر ایک طرف سے آتا ہے اور اس میں کئی قسم کے رنگ ہیں۔ سبز ہے، سرخ ہے، نیلگوں ہے، اتنے ہیں کہ گنے نہیں جاسکتے۔ قوسِ قزح کی طرح تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام دنیا روشن ہے اور اُس کے اندر اس قدر سرور اور راحت تھی کہ مَیں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ مجھے صبح اُٹھتے ہی یہ معلوم ہوا کہ رؤیا کا مطلب یہ ہے۔ (اس خواب کا مطلب یہ ہے) کہ آسمانی برکات سے مجھے وافر حصہ ملے گا اور مجھے بیعت کر لینی چاہئے۔ اسی رؤیا کی بناء پر مَیں نے حضرت صاحب سے دوسرے روز ظہر کے وقت بیعت کے لئے عرض کیا مگر حضور نے منظور نہ فرمایا اور تین دن کی شرط کو برقرار رکھا۔ چنانچہ تیسرے روز ظہر کے وقت میں نے عرض کیا کہ حضور! مجھے شرح صدر ہو گیا ہے اور لِلّٰہ میری بیعت قبول کر لیں۔ (خدا کے واسطے بیعت قبول کر لیں۔) چنانچہ حضور نے میری اپنے دستِ مبارک پر بیعت لی اور میں رخصت ہو کر لاہور آ گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات حضرت مسیح موعود جلد نمبر9 صفحہ12-126۔ از روایات حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحب)

حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحب بیان فرماتے ہیں (ان کا بیعت سن 1898ء ہے۔ پہلے بھی انہی کی روایت تھی) کہ لاہور میں ایک وکیل ہوتے تھے، ان کا نام کریم بخش تھا۔ وہ بڑی فحش گالیاں حضرت (مسیح موعود) کو دیا کرتے تھے۔ ایک دن دورانِ بحث اُس نے کہا کہ کون کہتا ہے مسیح مر گیا؟ مَیں نے جواباً کہا کہ مَیں ثابت کرتا ہوں کہ مسیح مر گیا۔ اُس نے اچانک ایک تھپڑ بڑے زور سے مجھے مارا۔ اس سے میرے ہوش پھر گئے اور مَیں گر گیا۔ (یعنی بیہوشی کی کیفیت ہوگئی) جب مَیں وہاں سے چلا آیا تو اگلی رات مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ کریم بخش ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی پر پڑا ہے اور اُس کی چارپائی کے نیچے ایک گڑھا ہے اس میں وہ گر رہا ہے اور نہایت بے کسی کی حالت میں ہے۔ صبح میں اُٹھ کر اُس کے پاس گیا اور میں نے اُسے کہا کہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ تو ذلیل ہوگا۔ چنانچہ تھوڑے عرصے کے بعد اس کی ایک بیوہ لڑکی کو ناجائز حمل ہو گیا۔ اُس نے کوشش کر کے جنین کو گروایا۔ مگر اس سے لڑکی اور جنین دونوں کی موت واقع ہوگئی۔ پولیس کو جب علم ہوا تو اُس کی تفتیش ہوئی جس سے اُس کا کافی روپیہ ضائع گیا اور عزت بھی برباد ہوئی۔ وہ شرم کے مارے گھر سے باہر نہیں نکلتا تھا۔ مجھے جب علم ہوا تو میں اُس کے گھر گیا، اُسے آواز دی۔ وہ باہر آیا۔ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود کی مخالفت کا وبال چکھ لیا ہے یا ابھی اس میں کچھ کسر باقی ہے۔ اُس نے مجھے گالیاں دیں اور شرمندہ ہو کر اندر چلا گیا۔ (یعنی اثر پھر بھی اُس پر نہیں ہوا) اور پھر کبھی میرے سامنے نہیں آیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات حضرت مسیح موعود جلد نمبر9 صفحہ20-206 از روایات حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحب)

اس قسم کے واقعات اب بھی ہوتے ہیں۔ پاکستان میں جو ظلم ہو رہے ہیں، ان میں اس قسم کے واقعات بھی ساتھ ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔ بیان اس لئے نہیں کیا جاتا کہ بعض اَور وجوہات ہیں۔ کیونکہ ابھی وہاں کے حالات ایسے نہیں، کہیں اَور تنگ نہ ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی، ان حالات میں بھی یہ جو حضرت مسیح موعود کی توہین کرنے والے ہیں، اُن سے انتقام لیتا جا رہا ہے۔ کئی واقعات لوگ لکھتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی پکڑ کی۔ کس طرح اُن کی ذلّت کے سامان کئے۔ لیکن بہر حال جب وقت آئے گا تو وہ بیان بھی کر دیئے جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن لوگوں کا، اُس علاقے کے لوگوں کا پھر اس کو دیکھ کے ایمان بہر حال بڑھتا ہے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے 1897ء میں بذریعہ خط بیعت کی تھی اور دو سال بعد زیارت ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ مولوی امام الدین صاحب 1897ء میں مجھ سے پہلے بھی ایک دفعہ قادیان جا چکے تھے، مگر مخالفانہ خیالات لے کر آئے تھے۔ (قادیان تو گئے تھے لیکن بیعت نہیں کی اور نہ صرف بیعت نہیں کی بلکہ مخالفت میں بڑھ گئے۔) مگر جب مجھے بار بار خوابیں آئیں اور میں نے دیکھا کہ .... قادیان آئے ہیں تو ان پر (امام الدین صاحب پر) بھی اثر ہوا۔ اور ہم دونوں نے 1899ء میں جا کر بیعت کی۔ جب ہم (بیت) مبارک کے پاس پہنچے تو مولوی صاحب سیڑھیوں پر آگے آگے تھے اور میں پیچھے پیچھے۔ میں نے یہ بات سنی ہوئی تھی کہ بزرگوں کو خالی ہاتھ نہیں ملنا چاہئے۔ مَیں نے پیچھے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر ایک روپیہ نکالا۔ مولوی صاحب حضرت صاحب سے ملے۔ حضرت صاحب نے مولوی صاحب کو کہا کہ جولڑکا آپ کے پیچھے ہے اس کو بلاؤ۔ مَیں جب حاضر ہوا تو حضور کی بزرگ شان کا تصور کر کے میری چیخیں نکل گئیں۔ حضرت صاحب میری پیٹھ پر بار بار ہاتھ پھیرتے اور تسلی دیتے مگر مَیں روتا ہی جاتا تھا۔‘‘

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود جلد نمبر10 صفحہ32-33 از روایات حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب)

.... حضرت مہر غلام حسن صاحب بیان کرتے ہیں (1898ء یا 99ء کی ان کی بیعت ہے) کہ بیعت سے ایک سال قبل میں نے خواب میں دیکھا۔ اُس وقت ہم چکڑالوی تھے۔ اس سے پہلے اہلحدیث تھے۔ ہمارے محلے میں ایک شخص احمدی آ گیا۔ ہم نے اس کا (بیت) میں نماز پڑھنا اور کنوئیں میں سے پانی بھرنا بند کر دیا تھا۔ اس لئے کہ ہم اُسے دائرہ (-) سے خارج سمجھتے تھے۔ کہتے ہیں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے کنوئیں کے مغرب کی طرف امریکن پادریوں کی ایک کوٹھی ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ مغرب کی طرف ایک راستہ ہے۔ راستہ میں ایک آدمی کھڑا ہے۔ اُس نے ایک پتنگ اڑائی ہے۔ مَیں اُس آدمی کی طرف بھی دیکھ رہا ہوں اور اس آدمی کو بھی۔ (دو آدمی تھے ناں۔ تو اس آدمی کی طرف بھی دیکھ رہا ہوں اور اُس آدمی کو بھی۔) اسی اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ اس کوٹھی میں ایک مرصع تخت بچھا ہے۔ (ایک بڑا سجا یا تخت ہے) اُس پر ایک خوبصورت لڑکا بیٹھا بانسری بجا رہا ہے اور تخت ہوا میں لہرا رہا ہے۔ وہ بوڑھا آدمی جو پتنگ اڑا رہا تھا اُس نے پتنگ اس لڑکے کی طرف اُڑایا یہاں تک کہ پتنگ لڑکے کے سر کے ساتھ لگا۔ اُس کا لگنا ہی تھا کہ دھواں پیدا ہو گیا۔ نہ وہ تخت رہا، نہ لڑکا۔ سب کچھ دھواں ہو گیا۔ پہلے لڑکے کی شکل سیاہ ہوئی پھر دھواں ہو گیا مگر پتنگ کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ پھر میں نے مولوی فیض دین صاحب کو اس (بیت) کبوتراں والی میں آ کر خواب سنائی۔ مگر انہوں نے کہا کہ یہ یونہی خیال ہے، جانے دو۔ دوسری خواب کا ذکر کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم دونوں بھائی بازار میں جا رہے تھے، تمام بستی ہندوؤں کی تھی۔ ایک بوڑھے شخص کو ہم نے قرآن پڑھتے سنا۔ جب ہم واپس آئے تو پھر بھی وہ پڑھ رہا تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ شخص پکا (مومن) اور بے دھڑک آدمی ہے جو ہندوؤں کی بستی میں قرآن پڑھ رہا ہے۔ بیعت کے بعد جب حضرت صاحب کا فوٹو دیکھا تو پتہ لگا کہ یہ وہی شخص ہے اور جو شخص پہلی خواب میں پتنگ اڑا رہا تھا وہ بھی یہی شخص تھا، (یعنی دونوں خوابوں میں ایک ہی شخص تھا)۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود جلد نمبر10 صفحہ16-168۔ از روایات حضرت مہر غلام حسن صاحب)

حضرت مہر غلام حسن صاحب (مزید) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مَیں قادیان گیا۔ حضرت صاحب فرمانے لگے کہ بتاؤ سیالکوٹ میں طاعون کا کیا حال ہے؟ میں نے واردات کا ذکر کیا۔ ساتھ ہی میں نے ایک خواب بیان کیا کہ یا حضرت! میں نے دیکھا کہ ہمارے مکان پر پولیس کے آدمی بندوقوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کا گھر طاعون سے محفوظ رہے گا۔ آپ کا خدا حافظ ہے۔ (چنانچہ محفوظ رہے۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود جلد نمبر10 صفحہ17-174۔ از روایات حضرت مہر غلام حسن صاحب)

حضرت شیخ عطا محمد صاحب سابق پٹواری ونجواں بیان فرماتے ہیں کہ اپنے لڑکے عبدالحق کی پیدائش کے بعد میں قادیان آیا اور (بیت) مبارک میں خواب کی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ حضور اس (بیت) میں ٹہلتے ہیں اور اس (بیت) میں صندوق رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے میرا نام

سرخ سیاہی سے ایک کتاب میں درج کیا اور فرمایا کہ بابو فتح دین کو کہہ دینا کہ اب کے 13 ردسمبر کو جلسہ نہیں ہوگا۔ یہ (بیت) اُس وقت فراخ نہ تھی۔ خواب میں دیکھا کہ سات پٹواری (بیت) مبارک کے دروازے پر بیٹھے ہیں۔ اُن سات میں سے صرف مجھ کو حضور نے بلوایا ہے۔ تعبیر پوچھنے پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ سات پٹواری احمدی ہوں گے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود جلد نمبر 11 صفحہ 356-355۔ از روایات حضرت شیخ عطا محمد صاحب سابق پٹواری ونجواں)

حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر بیان کرتے ہیں (بیعت 1891ء کی ہے) کہ رہتاس میں ہم اپنے بھائی منشی گلاب دین صاحب سے کتابیں سنا کرتے تھے، مرثیہ اور دیگر نظمیں وغیرہ، کیونکہ ہم غالی شیعہ تھے۔ ماتم وغیرہ کیا کرتے تھے۔ مرأۃ العاشقین وغیرہ پڑھتے تھے۔ بعض وقت فقراء: امام غزالی اور شیخ عطّار وغیرہ کی باتیں سنایا کرتے تھے۔ ایک دن کہنے لگے کہ اگر سراج السالکین مصنفہ امام غزالی جیسی تحریر لکھنے والا آج پیدا ہو جائے تو چاہے ہمیں سو، دوسو، چار سو میل پیدل جانا پڑے ہم ضرور جائیں گے۔ اتفاقاً یہاں سے (یعنی قادیان سے) توضیح مرام، فتح اسلام دونوں رسالے وہاں پہنچ گئے۔ یہ اشتہار بابا قطب الدین آف مالیر کوٹلہ فقیر لائے تھے۔ اُن کو ایک خواب آیا تھا کہ میں سیالکوٹ گیا ہوں اور وہاں حضرت صاحب سے جا کر ملا ہوں۔ چنانچہ اُس نے واقعی جانے کا عزم کر لیا اور جس طرح خواب میں لباس اور حضور کا نکلنا دیکھا تھا، ویسا ہی پایا اور یہ کتابیں ساتھ لایا۔ آخر منشی گلاب دین صاحب سے ملا اور کتابیں دے کر کہا کہ مَیں نے اپنی لڑکی کے پاس جانا ہے۔ آپ ایک دو روز میں یہ کتابیں دیکھ لیں۔ (یعنی ادھار کتابیں اُن کو دے گئے کہ مَیں نے آگے سفر پر جانا ہے، دو تین دن ہیں، آپ یہ کتابیں دیکھ لیں۔) وہ رسالے منشی صاحب نے ہمیں پڑھ کر سنائے اور کہا کہ یہ تحریر شیخ عطّار اور امام غزالی وغیرہ سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ (پہلے ان کی کتابیں پڑھا کرتے تھے ناں، جب حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھیں تو کہتے ہیں یہ تحریر تو اُن سے بہت اعلیٰ ہے) ان دنوں بیعت کا اشتہار حضور نے دیا تھا۔ خاکسار (یعنی یہ روایت کرنے والے) اور منشی گلاب الدین صاحب اور میاں اللہ دتہ صاحب تینوں نے اُسی وقت بیعت کا خط لکھ دیا۔ یہ غالباً 1891ء کی بات ہے۔ جب وہ رسالے سنا چکے تو مَیں نے کہا کہ تمہارا وعدہ تھا کہ اگر اس وقت اس قسم کا آدمی ملے تو چاہے چار سو میل جانا پڑے ہم جائیں گے۔ اب بیعت ہم کر چکے ہیں اور جلسہ سالانہ 1892ء کا بالکل قریب ہے۔ اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ چلو زیارت بھی کر آئیں اور جلسہ بھی دیکھ آئیں۔ چنانچہ ہم تینوں نے عزم کر لیا۔ میں ایک جگہ پانچ چھ میل کے فاصلے پر دکان کیا کرتا تھا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ پرسوں چلیں گے۔ لیکن وہ لوگ میرے آنے سے پہلے چل پڑے (وہاں ''کریالہ'' ایک سٹیشن تھا'' وہ کریالہ والے سٹیشن پر چلے گئے۔ روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ میں جہلم سے سوار ہو گیا۔ کریالہ میں ہم تینوں اکٹھے ہو گئے۔ اگلے دن لاہور پہنچے۔ کسی نانبائی کی دکان سے روٹی کھائی۔ لوگ کہنے لگے کہ گاڑی چھ بجے شام کو چلے گی۔ چنانچہ ہم نے عجائب گھر، چڑیا گھر وغیرہ کی سیر کی۔ شام کو سٹیشن پر آ کر بٹالہ کا ٹکٹ حاصل کیا۔ رات گیارہ بجے بٹالہ ایک سرائے میں پہنچے۔ چارپائی بھی کوئی نہ تھی اور وہاں گند پڑا ہوا تھا۔ وہاں رہنے کو دل نہیں چاہا۔ شہر میں ایک مسجد میں پہنچے۔ مسجد میں رات کو آرام کیا۔ خدا کی قدرت کہ وہ مسجد مولوی محمد حسین بٹالوی کی تھی۔ جب صبح نماز پڑھ کر بیٹھ گئے تو مولوی محمد حسین صاحب پوچھنے لگے کہ مہمان کہاں سے آئے ہیں؟ ہم نے منشی گلاب الدین صاحب کو کہا کہ آپ تعلیم یافتہ ہیں اور یہ مولوی معلوم ہوتے ہیں۔ آپ ہی بات کریں۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ ہم رہتاس ضلع جہلم سے آئے ہیں۔ مولوی صاحب نے مہمان سمجھ کر گنے کے رَس کی کھیر کھلائی۔ پھر پوچھا کہ آپ کہاں جائیں گے۔ منشی صاحب نے کہا قادیان۔ مولوی صاحب کہنے لگے ادھر کیا کام ہے؟ منشی صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے اور جلسہ کا بھی اعلان کیا ہے۔ کہتے ہیں لکھتے ہوئے کہ ایک بات رہ گئی کہ جب رہتاس میں منشی صاحب نے رسالے سنائے تو بھائی اللہ دتہ تیلی نے کہا کہ یہ جو مرزا صاحب نے کہا ہے کہ مسیح مر گیا ہے اور میں آنے والا مسیح ہوں، یہ معمولی بات نہیں ہے اور نہ ایسا کہنے والا معمولی انسان ہے جو تیرہ سو سال کی اتنی بڑی غلطی کو نکالے۔ خیر کہتے ہیں مولوی محمد حسین صاحب سے ہماری باتیں ہو رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری عقل ماری ہوئی ہے۔ اگر مرزا اچھا ہوتا (یعنی صحیح ہوتا) تو کیا ہم نہ جاتے؟ (میں نہ بیعت کر لیتا جا کے؟) پس تم واپس چلے جاؤ۔ کہنے لگا کہ مرزا صاحب ہمارے واقف ہیں۔ میں اُن کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ انہوں نے تو ایک دکان کھولی ہوئی ہے جو چلے گی نہیں۔ خوامخواہ تم بھی پیسے برباد کر رہے ہو۔ اُن کے پاس جانے کا کیا فائدہ۔ وہ کہتے ہیں میرے ساتھی بات سن کے خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا کہ جو پیسے صَرف کرنے تھے، وہ تو خرچ ہو گئے۔ اب تو ہم ضرور جائیں گے۔ دیکھ کر واپس آئیں گے۔ خیر اُس نے روٹی منگوائی اور روٹی کھا کر ہم پیدل چل پڑے۔ قادیان پہنچے، جلسہ شروع تھا۔ پچیس تیس آدمی تھے۔ جلسہ فصیل پر ہوا۔ ایک تخت پوش تھا اور چند صفیں تھیں۔ کھانے کے لئے پلاؤ زردہ اور پُھلکے آ گئے۔ ہم نے کھا لئے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بسترے اور جگہ دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی اس نے جگہ بتلائی۔ رات گزری۔ صبح سویرے کھانا کھا کر دس بجے جلسہ میں شامل ہوئے۔ حضرت صاحب تشریف لائے۔ حضور کبھی رومی ٹوپی سر پر رکھا کرتے تھے، کبھی اُس پر ہی پگڑی باندھ لیا کرتے تھے اور ٹوپی پگڑی میں سے نظر آتی تھی۔ حضور جب تخت پوش پر کھڑے ہوئے تو میں نے ساتھیوں کو کہا کہ دیکھو ایسی نورانی شکل بھلا اور کوئی نظر آ سکتی ہے۔ اگر مولوی محمد حسین کی باتوں پر جاتے تو کیسے بدنصیب ہوتے۔''

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود جلد نمبر 10 صفحہ 314 تا 317۔ از روایات حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر)

حکیم عبدالصمد صاحب حضرت مسیح موعود کی زیارت کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ (بیعت 1905ء کی ہے) کہ حضرت صاحب نے تقریر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور فرمایا کہ جو لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے میرے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتے وہ اس دعا کو کثرت سے پڑھیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن کی پنجوقتہ نمازوں میں بتلائی ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ .... (الفاتحۃ:6)۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت کثرت سے پڑھیں۔ زیادہ سے زیادہ چالیس روز تک اللہ تعالیٰ اُن پر حق ظاہر کر دے گا۔ کہتے ہیں مَیں نے تو اُسی وقت سے شروع کر دیا۔ مجھ پر تو ہفتہ گزرنے سے پہلے ہی حق کھل گیا۔ مَیں نے دیکھا (خواب بتا رہے ہیں) کہ حامد کے محلّہ کی مسجد میں ہوں۔ وہاں حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں۔ مَیں حضرت صاحب کی طرف مصافحہ کرنے کے لئے بڑھنا چاہتا تھا کہ ایک نابینا مولوی نے مجھ کو روکا۔ دوسری طرف میں نے بڑھنا چاہا تو اُس نے اُدھر سے بھی روک لیا۔ پھر تیسری مرتبہ مَیں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کرنا چاہا تو اُس نے مجھ کو پھر روکا۔ تب مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اُسے مارنے کے لئے ہاتھ اُٹھایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ نہیں غصہ نہ کرو، مارو نہیں۔ (خواب کا ذکر فرما رہے ہیں۔) مَیں نے عرض کیا کہ حضور! مَیں تو حضور سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں اور یہ مجھ کو روکتا ہے۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ مَیں نے صبح میر قاسم علی صاحب اور مولوی محبوب احمد صاحب، مستری قادر بخش صاحب کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا۔ (خواب بیان کی) میر صاحب نے کہا کہ اسے لکھ دو۔ مَیں نے لکھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے نیچے لکھ دو کہ مَیں اپنے اس خواب کو حضور کی خدمت میں ذریعہ بیعت قرار دیتا ہوں۔ مَیں نے لکھ دیا۔ مولوی محبوب احمد صاحب جو غیر احمدی تھے انہوں نے کہا کہ تم کو اپنے والد کا مزاج بھی معلوم ہے۔ وہ ایک گھڑی بھر بھی تم کو اپنے گھر نہیں رہنے دیں گے۔ میں نے کہا مجھے اُن کی کوئی پرواہ نہیں۔ خیر حضرت صاحب نے بیعت منظور کر لی اور مجھے لکھا کہ تمہاری بیعت قبول کی جاتی ہے۔ اگر تم پر کوئی گالیوں کا پہاڑ کیوں نہ توڑے، نگاہ اُٹھا کر مت دیکھنا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود جلد 12 صفحہ 17-18۔ از روایات حضرت حکیم عبدالصمد صاحب ولد حکیم عبدالغنی صاحب)

پس یہ چند واقعات تھے جو مَیں نے اس وقت بیان کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی

اولادوں کو بھی وفا کے ساتھ جماعت سے منسلک رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو بھی اپنے ایمان اور یقین میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آجکل قادیان میں جلسہ کی تیاریاں ہیں۔ کل سے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں جلسہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسہ کو بابرکت فرمائے اور جو بھی شاملین ہیں وہ جلسہ سے بھرپور استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔ بہت سارے مہمان دنیا بھر سے گئے ہوئے ہیں۔ اس وقت وہاں تقریباً اکیس یا بائیس ممالک کی نمائندگی ہو گئی ہے، مَیں اُن کو بھی کہتا ہوں کہ وہ لوگ جس مقصد کے لئے گئے ہوئے ہیں اُس کو پورا کریں۔ دعاؤں میں وقت گزاریں اور اگر اُن کو موقع ملے تو اُن مقدس جگہوں پر جہاں حضرت مسیح موعود نے دعائیں کی ہیں، دعائیں کریں اور جماعت کی ترقی کے لئے سب سے بڑھ کر دعا کریں۔ دشمنوں سے نجات پانے کے لئے خاص دعا کریں۔ وہاں یہ دعائیں سب سے زیادہ احمدیت والی دعائیں ہونی چاہئیں۔

اسی طرح مسلم اُمّہ کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی سیدھے راستے پر چلائے، ان کی رہنمائی فرمائے اور ان کو بھی زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح آجکل مسلمان ممالک کے، خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے ممالک کے، اور شام کے خاص طور پر حالات بہت خراب ہوئے ہوئے ہیں۔ وہاں کے احمدی لکھتے ہیں کہ اتنے برے حالات ہیں کہ جس کا اندازہ بھی باہر بیٹھے نہیں کیا جا سکتا۔ عمومی طور پر ان تمام لوگوں کے لئے اور خاص طور پر احمدیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو ہر طرح سے، ہر شر سے ہر تکلیف سے، ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ حکومت کے ارباب کو بھی عقل دے اور عوام کو بھی جو آپس میں ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں کہ بجائے لڑائی کے مصالحت سے، افہام و تفہیم سے اپنے مسائل کو حل کرنے والے ہوں۔ ان کے ان حالات سے شدت پسند اور (-) دشمن دونوں فائدہ اُٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس وجہ سے مزید حالات بگڑتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں گروہوں کا بھی خاتمہ کرے تا کہ (-) کو داغدار کرنے کی جو مذموم کوشش یہ لوگ کر رہے ہیں یا (-) کے نام پر (-) کے یہ ہمدرد جو کوششیں کر رہے ہیں جو غلط قسم کی کوششیں ہیں، یہ ناکام ہوں اور (-) کا خوبصورت چہرہ جو جماعت احمدیہ دنیا کو دکھا رہی ہے، وہ دنیا پر واضح اور صاف ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں اور ہمارے ارادوں، ہماری کوششوں میں برکتیں ڈالے اور تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہم دیکھنے والے ہوں۔ اس لئے وہاں جو موجود ہیں، جلسہ پر گئے ہوئے ہیں اُن سے مَیں کہتا ہوں کہ خاص طور پر جلسہ کے دنوں میں ان دعاؤں کو ہمیشہ اپنے مدّنظر رکھیں، پیش نظر رکھیں۔

اس کے علاوہ جمعہ کے بعد، نمازوں کے بعد مَیں تین جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جو ہے وہ پروفیسر بشیر احمد چوہدری صاحب کا ہے۔ یہ مکرم چوہدری سراج دین صاحب لاہور کے بیٹے تھے۔ 2 نومبر کو مختصر علالت کے بعد اڑسٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے (-)۔ 28 مئی 2010ء کے سانحہ لاہور میں (بیت) نور ماڈل ٹاؤن میں تھے جہاں کئی گولیاں ان کو لگی تھیں۔ شدید زخمی ہوئے تھے۔ ان کا دایاں بازو اور دائیں ٹانگ اور کولہا فائرنگ سے بری طرح متاثر ہوئے تھے۔ ڈیڑھ سال تک متواتر ماہر ڈاکٹروں کے زیر علاج رہے ہیں۔ شدید جسمانی اور ذہنی تکلیف اُٹھائی لیکن باوجود بیماری کے اس لمبے عرصہ کے بڑے صبر اور حوصلے اور جوانمردی سے انہوں نے وقت گزارا ہے اور کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں لائے۔ چلنے پھرنے کے قابل تو ہو گئے تھے۔ لیکن پھر پچھلے مہینہ ان کی وفات ہوئی ہے۔ یہ تو بہرحال اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ نمازوں کے بڑے پابند، قرآنِ کریم سے محبت کرنے والے، بڑے منکسر المزاج تھے۔ سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ کمربستہ، خلافت کے ساتھ والہانہ عشق، انہوں نے انگریزی اور اکنامکس میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی تھی اور پنجاب یونیورسٹی میں انگریزی کے استاد اور اسی ادارے میں ایڈوائزر کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ اس سے پہلے ایف سی کالج میں انگریزی کے پروفیسر رہے۔ انگریزی کی چھ کتب کے مصنف بھی تھے جو وہاں سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ انگریزی زبان کے شاعر بھی تھے۔ ضلع کی سطح پر شعبہ وقفِ نو اور شعبہ تعلیم میں خدمت کی توفیق پائی۔ گلبرگ میں آپ کا گھر بیس سال تک نماز سینٹر بھی رہا۔ چندوں کی ادائیگی میں، تحریکات میں بڑا بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر اور حوصلہ دے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ بابر علی صاحب کا ہے جو 17 دسمبر 2012ء کو ایک حادثہ میں تیس سال کی عمر میں وفات پا گئے (-)۔ یہ بھی ایک طرح کی شہادت ہی ہے۔ آپ اپنے سرکل انچارج مکرم شیخ عبدالقادر صاحب کے ساتھ موٹر سائیکل پر ایک جماعتی دورہ کر رہے تھے۔ جماعتی کام کے دوران سب کچھ ہوا ہے۔ اس لئے بہرحال یہ بھی شہید ہیں۔ شام کو تقریباً سات بجے دورہ مکمل کر کے واپس آ رہے تھے کہ سردی کے موسم کی وجہ سے وہاں دھند چھائی ہوئی تھی اور سڑک چھوٹی تھی تو اچانک مخالف سمت سے آنے والے ایک تیز رفتار ٹریکٹر سے ان کی موٹر سائیکل ٹکرائی اور حادثہ کی وجہ سے یہ اور شیخ عبدالقادر صاحب دونوں شدید زخمی ہو گئے۔ غیر آباد جگہ تھی جہاں حادثہ ہوا۔ لوگوں نے تھوڑی دیر بعد دیکھا۔ پھر پولیس کو اطلاع کی، ہسپتال پہنچایا گیا۔ لیکن بابر علی صاحب معلم جو موٹر سائیکل چلا رہے تھے اُن کو داہنے بازو اور سینے پر شدید چوٹیں آئی تھیں جس کی وجہ سے آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے راستے میں وفات پا گئے (-)۔

مرحوم بہت نیک فطرت آدمی تھے، محنتی تھے، اطاعت گزار تھے اور وفا شعار تھے، واقفِ زندگی تھے۔ ایم ٹی اے کی نئی ڈشوں کی تنصیب کا کام بڑی دلچسپی اور محنت سے کرتے رہے۔ آپ کے والد کا انتقال بچپن میں ہو گیا تھا۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور ایک شادی شدہ بہن یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ والدہ کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی تدفین ہوئی ہے۔ عبدالقادر صاحب بھی زخمی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ روبینہ نصرت ظفر صاحبہ کا ہے جو مکرم مرزا ظفر احمد صاحب شہید لاہور کی اہلیہ تھیں۔ 3 دسمبر کو تقریباً دو سال کینسر کے مرض میں مبتلا رہ کر وفات پا گئیں (-)۔ 28 مئی کو ان کے شوہر کو دارالذکر لاہور میں شہید کر دیا گیا تھا۔ بڑے حوصلے اور صبر سے یہ سارا صدمہ آپ نے برداشت کیا۔ جب آپ کے شوہر کی میّت کو گھر لایا گیا تو زبان پر یہی الفاظ تھے کہ کوئی ان کی شہادت پر نہ روئے۔ ہر ایک رونے والے کو منع کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا ہے۔ یہی کہا کرتی تھیں۔ آنکھوں سے آنسو تو جاری تھے لیکن مرحومہ نے بلند حوصلے اور ہمت سے کام لیا اور سب گھر والوں کو تسلی دی، حوصلہ دلایا۔ اپنے والد صاحب کے ساتھ یہ سیرالیون میں بھی کچھ عرصہ رہی ہیں۔ شادی کے بعد 1988ء میں ان کے شوہر جاپان چلے گئے تو یہ بھی اُن کے ساتھ چلی گئیں۔ وہاں صدر لجنہ ٹوکیو اور نیشنل مجلس عاملہ میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے طور پر جماعتی خدمات بجا لاتی رہیں۔ کئی (دعوت الی اللہ) سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ اپنے زیورات جماعت کو پیش کر دیا کرتی تھیں۔ 2004ء میں یہ جاپان سے واپس آ گئے تو پھر یہاں پاکستان میں لمبا عرصہ ان کو لجنہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نائب سیکرٹری تحریکِ جدید قیادت بیت النور تھیں اور صدر حلقہ بحریہ ٹاؤن لاہور بھی تھیں۔ خلافت سے بڑا وفا کا تعلق تھا۔ خطبات کو ایم ٹی اے پر سنتی تھیں اور پوائنٹس نوٹ کیا کرتی تھیں اور پھر اُن کو مختلف موقعوں پر بتایا کرتی تھیں۔ اتنا لمبا عرصہ نہایت صبر سے انہوں نے تکلیف کو برداشت کیا۔ کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں آیا۔ ان کو کوئی چھوٹے سے چھوٹا تحفہ بھی رقم کی صورت میں ملتا تھا تو اُس پر فوراً چندہ ادا کر دیا کرتی تھیں۔ ان کے چھوٹے بھائی سیکرٹری مال تھے تو وہ کہا کرتے تھے کہ چندہ مہینے میں ایک دفعہ اکٹھا ہی دے دیا کریں تو کہتی تھیں کہ جب کوئی آمد ہوئی اسی وقت چندہ دینا ہے تا کہ خدا تعالیٰ کے معاملوں میں معمولی سی بھی تاخیر نہ ہو۔ 2011ء کے جلسہ میں یہاں آئی تھیں۔ بیماری کے بعد آئی تھیں لیکن اللہ کے فضل سے بڑے حوصلے میں تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کوئی نہیں تھی۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 فروری 2013ء کو بوقت 11 بجے دوپہر بیت الفضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم ارشد زبیر صاحب

مکرم ارشد زبیر صاحب لوٹن یوکے مورخہ 8 فروری 2013ء کو 48 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ آپ کا تعلق راولپنڈی سے تھا۔ آپ 2009ء میں یوکے آئے تھے اور اس دوران یوکے کی دو جماعتوں لیڈز اور لوٹن میں سیکرٹری دعوت الی اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ انتہائی نیک، منکسر المزاج، پنجوقتہ نمازوں کے پابند، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ راولپنڈی میں آپ ضلعی عاملہ کے ممبر رہے۔ آپ اچھے داعی الی اللہ تھے۔ بڑے شوق اور جذبے کے ساتھ دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے اور گھر گھر جا کر لٹریچر تقسیم کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری عطاء اللہ نمبردار صاحب

مکرم چوہدری عطاء نمبردار صاحب آف چک 9 پنیار مورخہ 9 جنوری 2013ء کو 100 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت چوہدری حاکم علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ ابھی بہت چھوٹے تھے کہ والد صاحب کی وفات ہو گئی اور آپ کے دادا نے آپ کی پرورش کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی تمام کتب کا بارہا مطالعہ کیا اور قرآن کریم کا گہرا علم رکھتے تھے۔ لمبا عرصہ اپنی جماعت کے صدر اور زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، شریف النفس، غریب پرور، خلافت اور نظام جماعت کے اطاعت گزار بہت نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ نصیراں بیگم صاحبہ

مکرمہ نصیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالجبار خان صاحب کاٹھگڑھی مرحوم مورخہ 2 جنوری 2013ء کو وفات پا گئیں۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، اعلیٰ اخلاق کی مالک، چندوں میں باقاعدہ، نظام خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت گزار، نیک فطرت خاتون تھیں۔ آپ نے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ مکرم محمود احمد صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کی ساس تھیں۔

مکرمہ صفیہ حبیب چوہدری صاحبہ

مکرمہ صفیہ حبیب چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب آف ٹورانٹو مورخہ 27 دسمبر 2012ء کو وفات پا گئیں۔ آپ نے بھابھڑا میں صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی دعاگو، صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، محبت الٰہی اور محبت رسول کے جذبہ سے سرشار، کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، مالی قربانی میں پیش پیش، رشتہ داروں اور غریبوں کا خیال رکھنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ غیر معمولی محبت تھی۔ کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ بڑی باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ مربیان کرام اور مرکزی مہمانوں کی بڑے شوق سے خدمت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 5 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے چوہدری ظفراللہ خان طاہر آجکل جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور آپ کے ایک داماد بھی مربی سلسلہ ہیں۔

مکرم میاں محمد سرور بٹ صاحب

مکرم میاں محمد سرور بٹ صاحب ابن مکرم محمد انور بٹ صاحب مرحوم آف کینیڈا مورخہ 7 دسمبر 2012ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت میاں جمال الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے جنہوں نے 1902ء میں پیدل سفر کر کے قادیان جا کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، خلافت کے عاشق اور نظام جماعت کے اطاعت گزار، متوکل علی اللہ، چندوں میں باقاعدہ، ہر ایک سے پیار کرنے والے، بڑے سچے اور کھرے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رضوان صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ مرحوم مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت کے داماد تھے۔

مکرم گلزار محمد صاحب

مکرم گلزار محمد صاحب آف ساہیوال مورخہ 19۔اکتوبر 2012ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1958ء میں بیعت کر کے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ شدید مخالفت میں بھی آپ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ والد کی وفات کے بعد بھائی نے جائیداد سے حصہ دینے سے انکار کر دیا تو مقدمہ عدالت میں گیا اور فیصلہ آپ کے حق میں ہوا لیکن آپ کے بھائی نے عدالت میں پھر ایک درخواست دائر کر دی کہ ایک قادیانی مسلمان کے ترکہ کا وارث نہیں بن سکتا۔ اس پر آپ نے کروڑوں کی شہری جائیداد کی کوئی پرواہ نہ کی اور مقدمہ سے خود ہی دستبردار ہو گئے۔ آپ نے ساہیوال میں اسیران راہ مولیٰ کمیٹی کے ممبر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ

مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میجر ریٹائرڈ عبدالحمید صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ جاپان و امریکہ مورخہ 15 جنوری 2013ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، فراخ دل، صابر و شاکر، کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی، نیک اور ہر دلعزیز خاتون تھیں۔ آپ کا سسرالی خاندان احمدی نہیں تھا لیکن ان کے حسن سلوک کی وجہ سے سب ان سے پیار اور عزت سے پیش آتے تھے۔

مکرم محمد Subratty صاحب

مکرم محمد Subratty صاحب آف ماریشس مورخہ 12 نومبر 2012ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ ماریشس جماعت کے ایک مخلص باوفا ممبر تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم Fellah Mohammed صاحب

(آف الجزائر۔ بوقت وفات عمر 63 سال)

مکرمہ Madame Taaleb Zahra صاحبہ

(آف الجزائر۔ بوقت وفات عمر 77 سال)

آپ دسمبر 2012ء کو وفات پا گئے ہیں۔ دونوں نظام جماعت کا احترام کرنے والے، صوم و صلوٰۃ کے پابند، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ دونوں بڑے فعال داعی الی اللہ تھے۔

مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب

مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب آف نارروال مورخہ 5 نومبر 2012ء کو 67 سال کی عمر میں ایکسیڈنٹ کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ نے جوانی میں خود بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ نے زعیم مجلس انصاراللہ اور سیکرٹری وقف جدید کے علاوہ ناظم انصاراللہ ضلع نارووال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت محنت، لگن اور تندہی سے کام کرتے تھے۔ آپ کی کوششوں سے 2011ء میں انصاراللہ ضلع نارووال کو پہلی پوزیشن حاصل ہوئی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزا، بہت سی خوبیوں کے مالک، نیک سیرت، ہر دلعزیز، غریب پرور، نیک اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور اطاعت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ امۃ الودود صاحبہ

مکرمہ امۃ الودود صاحبہ اہلیہ مکرم رفاقت اللہ صاحب آف کراچی مورخہ 9۔اکتوبر 2012ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نمازوں کی پابند، دعاگو، مہمان نواز، ملنسار، ہمدرد، صدقہ و خیرات کرنے والی، چندہ جات میں باقاعدہ، دیندار اور متقی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم مرزا مبارک بیگ صاحب

مکرم مرزا مبارک بیگ صاحب ابن مکرم معظم بیگ صاحب مرحوم آف راولپنڈی مورخہ 30۔اکتوبر 2012ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے راولپنڈی جماعت میں بطور امین، سیکرٹری مال، زعیم انصاراللہ، قائمقام امیر اور صدر موصیان خدمت کی توفیق پائی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، نظام خلافت اور نظام جماعت کے اطاعت گزار اور وفادار نیک و مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم میاں محمد احمد خان صاحب

مکرم میاں محمد احمد خان صاحب ابن مکرم میاں غلام نبی خان صاحب آف چک 166 مراد ضلع بہاولنگر مورخہ 12 جنوری 2013ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم حضرت

باقی صفحہ 8

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، دیز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

بقیہ از صفحہ 7

حکیم محمد زمان صاحب عباسی رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے۔ آپ کو ضلع بہاولنگر کے پہلے قائد اور چشتیاں شہر کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، با اخلاق، مہمان نواز، خلافت کے فدائی، نظام جماعت کے اطاعت گزار، ہر ایک سے پیار اور محبت سے پیش آنے والے انتہائی مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 7 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ساری اولاد کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم انس محمود منہاس صاحب یہاں حلقہ بیت الفضل لندن کے صدر ہیں۔

مکرمہ طاہرہ شرافت صاحبہ

مکرمہ طاہرہ شرافت صاحبہ اہلیہ مکرم شرافت مقصود احمد صاحب آف کوبلنز جرمنی مورخہ 27 دسمبر 2012ء کو 48 سال کی عمر میں وفات پا گئیں مرحومہ 1986ء میں جرمنی آئیں۔ آپ کوبلنز شہر میں آنے والی پہلی احمدی خاتون تھیں۔ آپ نے لجنہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ لمبا عرصہ سیکرٹری تربیت بھی رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مالی قربانی میں پیش پیش، خلافت سے اخلاص اور پیار کا تعلق رکھنے والی، غریب پرور، پرہیز گار اور ہر ایک سے پیار ومحبت کا سلوک کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ

مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب مورخہ 18 جنوری 2013ء کو ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ اپنے محلّہ کے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، کثرت سے عبادت کرنے والی، چندوں میں با قاعدہ، صابرہ وشاکرہ، نیک، مخلص اور با وفا خاتون تھیں۔ خلافت سے آپ کو والہانہ عشق ووفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ نسیم ثروت صاحبہ

مکرمہ نسیم ثروت صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب ملک مرحوم آف لاہور مورخہ 18 جنوری 2013ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت حکیم مولوی محمد مزنگ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور حضرت شیخ عطاء اللہ صاحب کی نواسی تھیں۔ بہت صابر وشاکر صوم و صلوٰۃ کی پابند، عبادت گزار، چندوں میں با قاعدہ، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، خلافت کی اطاعت گزار، نیک اور با وفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم زکریا اسماعیل صاحب

مکرم زکریا اسماعیل صاحب ابن مکرم میجر پروفیسر محمد اسماعیل صاحب سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ آف کینیڈا مورخہ 19 دسمبر 2012ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم کا تعلق ایک بہت دیندار اور مخلص گھرانے سے تھا۔ آپ حضرت مولوی اختر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ 1953ء اور 1974ء کے پرآشوب دور میں بڑے شوق اور لگن کے ساتھ حفاظتی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے اطاعت ومحبت کا تعلق تھا۔ نظام جماعت کے وفا دار، چندوں میں با قاعدہ، ہر تحریک پر لبیک کہنے والے، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے بچوں کی بہت عمدہ تربیت کی۔ سارے بچے کسی نہ کسی رنگ میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم ماسٹر عبدالغنی بھٹی صاحب

مکرم ماسٹر عبدالغنی بھٹی صاحب آف محمود آباد سندھ مورخہ 19۔اکتوبر 2012ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند اطاعت گزار، خلافت سے محبت کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے اپنی جماعت میں چھ سال سیکرٹری مال کی حیثیت سے نہایت اخلاص کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم شیخ محمد بشیر صاحب

مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آف دنیا پور مورخہ 14 دسمبر 2012ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کی تدفین مخالفین نے دنیا پور میں نہ ہونے دی جس کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا اور وہاں تدفین ہوئی۔ آپ ایک با وفا، ہمدرد اور نیک مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف مرحوم کے داماد تھے۔

عزیزم عطاء الٰہی

عزیزم عطاء الٰہی ابن مکرم عاصم ضیاء باجوہ صاحب انسپکٹر وکالت مال تحریک جدید ربوہ پیدائشی طور پر دماغی عارضہ میں مبتلا تھا۔ اسے نمونہ ہوا جس سے جانبر نہ ہو سکا اور 24 جنوری 2013ء کو 8 سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک 4 سالہ بھائی بھی ہے۔

عزیزم موحد ریان بیگ

عزیزم موحد ریان بیگ ابن مکرم ریان بیگ صاحب آف جرمنی گزشتہ سال یہ بچہ دسمبر میں اپنی والدہ کے ہمراہ پاکستان گیا تھا جہاں ٹانگوں پر گرم پانی گرنے کی وجہ سے اس کا جسم جل گیا۔ چھ دن بیمار رہنے کے بعد 22 دسمبر 2012ء کو دو سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ یہ بچہ شادی کے سات سال کے بعد پیدا ہوا تھا اور والدین کی اکلوتی اولاد تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔فروری	
طلوع فجر	5:13
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:05

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

GERMAN
20%Discount
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

Education Concern Education Concern Education Concern
Seminar
Study in
AUSTRALIA
Strathfield College
Apply Now For July. Sep. Nov Intakes
→ Economical Tuition fee.
→ Articulation with 16 Universities.
→ Offer a wide range of programs including VET, University/TAFE Pathway.
http://sc.nsw.edu.au
Time & Venue
26th Feb Tuesday-11am To 5pm at the address given blow:-
Education Concern
EC
67-C, Faisal Town, Lahore.
35177124, 0331-4482511
info@educationconcern.com
www.educationconcern.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویواون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458